

از عدالتِ اعظمی

آمدنی ٹیکس کے کمشنر، پنجاب

بنام

شری ٹھا کر داس بھارگوا، ایڈوکیٹ، حصار۔

(ایس۔ کے۔ داس، ایم۔ ہدایت اللہ، جے سی شاہ، جسٹس)

فیصلے کی تاریخ: 27 جولائی 1960

انکم ٹیکس۔ پیشہ ورانہ آمدنی۔ وکیل موکلوں کے خیراتی کاموں کے لیے رقم ادا کرنے کی شرط پر مقدمہ قبول کرنا۔ وکیل کو ادا کی گئی رقم اور خیراتی ٹرسٹ تشکیل دیا گیا۔ کیا موصول ہونے والی رقم پیشہ ورانہ آمدنی ہے۔

ٹیکس دہندہ، جو ایک وکیل ہے، نے اس شرط پر مقدمہ قبول کیا کہ موکل اسے خیراتی مقاصد کے لیے 40,000 ہزار روپے فراہم کریں گے اور وہ اس رقم سے ایک عوامی خیراتی ٹرسٹ بنائے گا۔ موکلوں نے ٹیکس دہندہ کو 32,500 دیے اور اس نے اس کے ساتھ ایک ٹرسٹ بنایا۔ ٹیکس دہندہ نے دعویٰ کیا کہ 32,500 کی مذکورہ رقم اس کی پیشہ ورانہ آمدنی نہیں تھی کیونکہ یہ رقم اسے خیراتی کام کے لیے ٹرسٹ میں دی گئی تھی۔

فرض کیا گیا کہ مذکورہ رقم ٹیکس دہندہ کی پیشہ ورانہ آمدنی تھی اور انکم ٹیکس کے لیے ذمہ دار تھی۔ اس وقت جب یہ رقم ٹیکس دہندہ کو ادا کی گئی تھی تو اعتماد کی نوعیت میں کوئی اعتماد یا ذمہ داری پیدا نہیں کی گئی تھی۔ وہ موکلوں جنہوں نے رقم ادا کی۔ کوئی اعتماد پیدا نہیں کیا اور نہ ہی ٹیکس دہندہ پر کوئی قانونی طور پر قابل نفاذ ذمہ داری عائد کی۔ جب ٹیکس دہندہ کو رقم موصول ہوئی تو وہ اس کی پیشہ ورانہ آمدنی تھی حالانکہ اس نے پہلے اس رقم سے خیراتی ٹرسٹ بنانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ ٹیکس دہندہ کی اپنی رضا کارانہ خواہش کہ وہ اسے ادا کی جانے والی فیسوں میں سے ایک ٹرسٹ بنائے جس سے کوئی ٹرسٹ یا قانونی طور پر قابل نفاذ ذمہ داری پیدا نہیں ہوئی۔

راجہ بیجوئے سنگھ ددھور یو بنام کمشنر انکم ٹیکس، بنگال، 1933، I. T. R. 135، کا حوالہ دیا

گیا۔

شہری اپیل کا عدالتی فیصلہ: سول اپیل - 236 کا 1955
سول ریفرنس No.7/1952 میں پنجاب ہائی کورٹ کے 3 اگست 1953 کے فیصلے اور حکم سے
اپیل -

ایم سی سیتلو اڈا، اٹارنی جنرل بطرف انڈیا، کے۔ این راجیو گوپال شاستری اور ڈی۔ گپتا، اپیل
کنندہ کے لیے۔

این سی چٹرجی اور ایس۔ K. Sekhri، جواب دہندہ گان کیلئے۔

27 جولائی 1960: عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایس کے داس جسٹس: یہ ایک اپیل فٹنس سرٹیفکیٹ پر جو کہ زیر دفعہ 2 ق 66 اے
انڈین انکم ٹیکس 1922 کا 66 اے، ریاست پنجاب کے لیے ہائی انکم ٹیکس کورٹ آف جوڈیکلر کے
ذریعے پھر شملہ میں بیٹھک ہیں۔ یہ ٹیٹوفکیٹ مورخہ 28 دسمبر، 1953 کا ہے، اور یہاں اپیل کنندہ،
پنجاب کی طرف سے کی گئی درخواست پر دیا گیا تھا۔ متعلقہ حقائق مختصر طور پر ذیل میں بیان کیے گئے
ہیں۔ تشخیص کے سال 1946-47 کے لیے، ایک پنڈت ٹھا کر داس بھارگو، حصار کے وکیل اور
ہمارے سامنے جو اب دہندہ، کو حسابی سال 1945.46 میں 58,475 ہزار روپے کی کل قابل تشخیص
آمدنی پر انکم ٹیکس کا اندازہ لگایا گیا۔ اس رقم میں 32 ہزار 500 / روپے کی رقم شامل تھی جو جو اب دہندہ
کو جولائی 1945 میں فرخ نگر کیس کے نام سے جانے والے مقدمے میں ملزموں کا دفاع کرنے
کے لیے موصول ہوئی تھی۔ ٹیکس دہندہ نے دعویٰ کیا کہ 32,500 /- کی مذکورہ رقم اس کی پیشہ ورانہ
آمدنی کا حصہ نہیں تھی، کیونکہ یہ رقم اسے خیراتی کام کے لیے ٹرسٹ میں دی گئی تھی۔ ٹیکس دہندہ کے
اس دعوے کو انکم ٹیکس افسر نے قبول نہیں کیا، اور نہ ہی اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر نے جس نے انکم ٹیکس افسر
کے حکم سے اپیل سنی تھی۔ ان دونوں افسران کا مؤقف تھا کہ ٹیکس دہندہ کو Rs. 32,500 / کی رقم
پیشہ ورانہ آمدنی موصول ہوئی تھی اور ٹرسٹ کے طور پر جو بعد میں ٹیکس دہندہ نے بنایا۔ کے ٹرسٹ کے
دستاویز مورخہ 6 اگست 1945 نے رسید کی نوعیت یا کردار کو ٹیکس دہندہ کی پیشہ ورانہ آمدنی کے طور پر
تبدیل نہیں کیا:۔ انہوں نے مزید کہا کہ جن آدمیوں نے ٹیکس دہندہ کو رقم ادا کی ہے اس نے کوئی
ٹرسٹ نہیں بنایا اور نہ ہی ٹیکس دہندہ پر پابند ٹرسٹ کی نوعیت میں کوئی ذمہ داری عائد کی ہے، اور
درحقیقت اور قانون میں ٹرسٹ خود ٹیکس دہندہ نے اپنی پیشہ ورانہ آمدنی سے بنایا تھا۔ اس لیے رقم کو

راغب کیا گیا۔ جیسے ہی ٹیکس وصول کنندہ کو اپنی پیشہ ورانہ آمدنی کے طور پر موصول ہوا، اور اس کی مستقبل کی منزل یا درخواست ٹیکس لگانے کے مقاصد کے لیے غیر متعلقہ تھی۔ اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر کے حکم سے ایک اور اپیل انکم ٹیکس اپیل لیٹ ٹریبونل، دہلی برانچ میں کی گئی۔ ہم فی الحال وہ حقائق بیان کریں گے جو ٹریبونل نے پائے تھے، لیکن پائے گئے حقائق سے اخذ کردہ اس کے نتیجے کا اظہار درج ذیل الفاظ میں کیا گیا تھا: "اس معاملے میں آمدنی کسی بھی مرحلے پر ٹیکس دہندہ کے سامنے نہیں آئی۔ ٹیکس دہندہ کی طرف سے مختصر بیان کو قبول کرنے پر کی گئی اظہار شرائط کو ذہن میں رکھتے ہوئے ایک رضا کارانہ ٹرسٹ بنایا گیا تھا، جسے ہونا تھا اور بعد میں رقم سبسکرائب ہونے کے بعد اسے تحریری طور پر کم کر دیا گیا تھا۔ ملزم اور دیگر افراد سے موصول ہونے والی ادائیگیاں ٹرسٹ کی جانب سے وصول کی جاتی تھیں نہ کہ ایک فرد کی حیثیت سے ٹیکس دہندہ کے ذریعے۔ اس نقطہ نظر میں، ہم تشخیص سے، 32,500/- کی رقم کو حذف کرتے ہیں۔"

اس کے بعد اپیل کنندہ نے ٹریبونل کے حکم سے پیدا ہونے والے قانون کے سوال پر ہائی کورٹ میں مقدمہ پیش کرنے کے لیے ٹریبونل کا رخ کیا۔ ٹریبونل کی رائے تھی کہ اس کے حکم سے قانون کا سوال پیدا ہوتا ہے، اور اس سوال کو اس نے درج ذیل شرائط میں وضع کیا:

"چاہے 6 اگست 1945 کو بعد میں اس کے ذریعے انجام دیے گئے ٹرسٹ ڈیڈ میں طے شدہ حالات میں ٹیکس دہندہ کو موصول ہونے والی مبلغ 32,500/- کی رقم اس کے ہاتھوں میں قابل ٹیکس پیشہ ورانہ آمدنی تھی، یا یہ رقم اسے کسی ٹرسٹ کی جانب سے موصول ہوئی تھی نہ کہ ایک فرد کی حیثیت سے۔"

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک کیس بیان کرتے ہوئے ٹریبونل نے ایک اضافی سوال تیار کیا کہ آیا ٹرسٹ 32,500/- کی ادائیگی پر یا اس سے پہلے بنایا گیا تھا، لیکن اس خیال کا اظہار کیا کہ یہ اضافی سوال اس کے ذریعے وضع کردہ اصل سوال میں مضمر تھا۔ اس کے مطابق ہائی کورٹ میں ایک مقدمہ زیر دفعہ 66 انڈین انکم ٹیکس ایک درج کیا، اور ہائی کورٹ نے 3 اگست 1953 کے اپنے فیصلے کے ذریعے ٹیکس دہندہ کے حق میں سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ "ٹیکس دہندہ کو موصول ہونے والی 32,500/- روپے کی رقم اسے اپنی پیشہ ورانہ آمدنی کے طور پر موصول نہیں ہوئی تھی بلکہ ٹرسٹ کی طرف سے موصول ہوئی تھی نہ کہ ایک فرد کی حیثیت سے۔" اس کے بعد اپیل کنندہ نے ہائی کورٹ کا رخ کیا اور اس فیصلے میں پہلے مذکور فٹنس کا سٹوکیٹ حاصل کیا۔

ہم فی الحال ٹریبونل کی طرف سے ٹیکس دہندہ کی طرف سے 32,500/- کی رقم کی وصولی

کے سلسلے میں پائے گئے حقائق بیان کریں گے، جس سے ٹریبونل نے اپنا نتیجہ اخذ کیا تھا۔ لیکن ٹریبونل کے ذریعے وضع کردہ اور ہائی کورٹ کے ذریعے جواب دیا گیا سوال، آیا ٹیکس دہندہ کے ذریعے موصول ہونے والے ٹرسٹ ڈیڈ میں طے شدہ مورخہ 6 اگست 1945 میں پیشہ وارانہ آمدنی تھی، جو کہ Rs.32,500/ کی رقم اُن پاس تھی۔ لہذا، ٹرسٹ ڈیڈ میں پہلے حوالہ دینا مناسب ہے۔ جو اب دہندہ نے ٹرسٹ ڈیڈ میں کہا کہ اس نے گزشتہ چند سالوں سے اپنی قانونی مشق کو "کم" کر دیا ہے اور اپنا حق محفوظ کر لیا ہے۔ ٹیکسوں اور خیراتی کاموں کی ادائیگی کے لیے جون 1944 کے بعد جمع ہونے والی پیشہ وارانہ آمدنی۔ پھر اس نے کہا: اسی کے مطابق میں اس پر عمل کر رہا ہوں۔ فرنگر، ضلع گڑگاؤں کیس، کراؤن بنام چتن لال وغیرہ، رشتہ داروں اور ملزم نے مقدمے کی سماعت کے دوران میرے ذریعے مقدمہ چلانے کی شدید خواہش کا اظہار کیا۔ آخر کار ان کی استقامت اور وعدے پر کہ وہ مجھے خیراتی مقاصد کے لیے 40,000/- روپے فراہم کریں گے اور میں اس کا ایک عوامی خیراتی ٹرسٹ بناؤں گا، میں نے مقدمہ چلانے پر رضامندی ظاہر کی۔ مقدمہ اب ختم ہو چکا ہے۔ ملزم اور ان کے رشتہ داروں نے مجھے خیراتی کام اور ایک ٹرسٹ بنانے کے لیے 32,500/- دیا ہے۔ مذکورہ رقم بینک میں جمع کر دی گئی ہے۔ اگر وہ کوئی دوسری رقم ادا کرتے ہیں تو وہ بھی اس میں شامل ہو جائے گی۔ اس کے مطابق، میں یہ ٹرسٹ مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ اور مذکورہ رقم اور کسی بھی دوسری رقم کے ساتھ بناتا ہوں جو بعد میں وصول کی جاسکتی ہے یا ٹرسٹ میں شامل کی جاسکتی ہے۔" (اس کے بعد ٹرسٹ کے نام اور مقاصد وغیرہ کی بیرونی کی۔) ٹریبونل نے جو اب دہندگان کے بیانات کو درست کے طور پر قبول کیا کہ وہ پہلے فرخ نگر کیس میں مختصر بیان کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔ اس کے بعد اسے بار کے کچھ اراکین اور کچھ بااثر مقامی لوگوں کی درخواست پر اس سمجھوتے پر قبول کرنے کے لیے راضی کیا گیا، جیسا کہ جو اب دہندگان نے کہا، کہ اس کیس کے ملزم افراد ایک خیراتی ٹرسٹ کے لیے 40,000/- فراہم کریں گے جو جو اب دہندگان بنائے گا۔ آخر کار، ملزم افراد کی طرف سے یا ان کی طرف سے 32,500/- کی رقم ادا کی گئی، اور جیسا کہ ٹریبونل نے کہا ہے، جو اب دہندہ کی طرف سے 6 اگست 1945 کے ٹرسٹ ڈیڈ کے ذریعے ایک خیراتی ٹرسٹ بنایا گیا، جس کی موخر الذکر کا ہم نے اوپر حوالہ دیا ہے۔

ہمارے سامنے سوال یہ ہے کہ ٹریبونل کی طرف سے پائے گئے مذکورہ بالا حقائق سے مناسب قانونی نتیجہ کیا ہے۔ ٹریبونل اور ہائی کورٹ دونوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ایک خیراتی ٹرسٹ ان افراد نے بنایا تھا جنہوں نے ٹیکس دہندہ کو رقم ادا کی تھی اور ٹیکس دہندہ نے 6 اگست 1945 کے ڈیڈ آف

ٹرسٹ کے تحت جو کچھ کیا وہ ٹرسٹ کی شرائط کو تحریری طور پر کم کرنا تھا۔ لہذا، ہائی کورٹ نے راجہ ٹھا کر داس بنام کمشنر انکم بنگال (i) میں پریوی کونسل کے مقرر کردہ اصول کو لاگو کیا اور مشاہدہ کیا کہ ادائیگی کرنے والے افراد کی طرف سے ٹیکس دہندہ پر عائد کردہ غالب ذمہ داری کے ذریعے مبلغ رقم، 32,500/- کی رقم کبھی بھی ٹیکس دہندہ کی آمدنی نہیں بنی؛ اور رقم ادا ہوتے ہی ٹرسٹ پر اپریٹی بن گئی، کیونکہ ٹیکس دہندہ کی طرف سے اس کی آمدنی کے کچھ حصے کی درخواست کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ ٹریبونل اور ہائی کورٹ نے جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ مناسب قانونی نتیجہ نہیں ہے جو پائے گئے حقائق سے نکلتا ہے، اور اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل اٹارنی جنرل کے مطابق مناسب قانونی نتیجہ یہ ہے کہ یہ رقم ٹیکس دہندہ کو اس کی پیشہ ورانہ آمدنی کے طور پر موصول نہیں ہوئی تھی جس کے سلسلے میں اس نے بعد میں 6 اگست 1945 کو ٹرسٹ کے دستاویز کے ذریعے ایک ٹرسٹ بنایا تھا۔ انہوں نے پیش کیا ہے کہ رقم کی ادائیگی کرنے والے افراد کی طرف سے ٹیکس دہندہ پر کوئی اعتماد یا کوئی قانونی ذمہ داری عائد نہیں کی گئی تھی، اس وقت جب رقم موصول ہوئی تھی، جس نے رقم کو پیشہ ورانہ آمدنی بننے سے پہلے ہی پیش کیا تھا، اس نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ ٹرسٹ کے وجود سے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا، جب تک کہ یہ نہیں مانا جاسکے کہ رقم کو ٹیکس دہندہ کے ہاتھوں میں پیشہ ورانہ آمدنی بننے سے پہلے اس ٹرسٹ میں منتقل کر دیا گیا تھا۔

ہمارا خیال ہے کہ اس معاملے میں اٹھائے گئے سوال کا فیصلہ بہت مختصر جواب سے کیا جاسکتا ہے، اور اس کا جواب یہ ہے کہ ٹریبونل کی طرف سے پائے گئے حقائق سے مناسب قانونی نتیجہ یہ ہے کہ ٹیکس دہندہ کو ادا کی گئی مبلغ 32,500/- کی رقم اس کی پیشہ ورانہ آمدنی تھی جب اسے ادا کیا گیا تھا اور اس وقت ٹرسٹ کی نوعیت پر کوئی اعتماد یا ذمہ داری پیدا نہیں کی گئی تھی، اور جب ٹیکس دہندہ نے 6 اگست 1945 کے ٹرسٹ ڈیڈ کے ذریعے ٹرسٹ بنایا تو اس نے اپنی پیشہ ورانہ آمدنی کا کچھ حصہ وقف جاسیداد کے طور پر لاگو کیا۔ اگر یہ صحیح نتیجہ ہے جیسا کہ ہم اسے رکھتے ہیں،

(1) (1933) 1. ITR . 135

پریوی کونسل کی طرف سے بجوئے سنگھ دو دھوریا کے معاملے میں (1) کی کوئی درخواست نہیں ہے۔ یہ واقعی درست ہے، جیسا کہ ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا ہے، کہ ایک ٹرسٹ ہو سکتا ہے جو کسی بھی زبان کے ذریعے بنایا گیا ہو جو ارادہ ظاہر کرنے کے لیے کافی ہو اور کسی تکنیکی الفاظ کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک ٹرسٹ ان الفاظ کے استعمال سے بھی بنایا جاسکتا ہے جو بنیادی طور پر شرائط کے الفاظ ہیں، لیکن ایسے الفاظ صرف ایک ٹرسٹ کی تشکیل کریں گے جہاں ٹرسٹ کی ضروریات موجود ہوں، یعنی،

جہاں ایسے مقاصد ہوں جو عطیہ دہندہ سے آزاد ہوں جن پر تحفے کے موضوع کا اطلاق کرنا ضروری ہے اور ان مقاصد کو پورا کرنے کی ذمہ داری عطیہ دہندہ پر عائد ہوتی ہے۔ "ٹریبونل کے نتائج واضح طور پر کافی دکھاتے ہیں کہ جن افراد نے مبلغ 32,500/- کی رقم ادا کی، انہوں نے ٹرسٹ یا ذمہ داری پیدا کرنے کے لیے لازمی نوعیت کے کسی بھی لفظ کا استعمال نہیں کیا۔ وہ فرخ نگر کیس میں ٹیکس دہندہ کی خدمات حاصل کرنے کے لیے بے چین تھے۔ ٹیکس دہندہ پہلے تو اپنی خدمات دینے کو تیار نہیں تھا اور بعد میں اس نے یہ پیش کرتے ہوئے رضامندی ظاہر کی کہ وہ خود فرخ نگر کیس میں ملزم افراد کا دفاع کرنے کے لیے ادا کی گئی رقم سے ایک خیراتی وقف نامہ بنائے گا۔ 6 اگست 1945 کے وقف نامے میں دیے گئے بیانات سے اس موقف کو بلاشبہ واضح کیا گیا ہے۔ ٹیکس دہندہ نے اس میں کہا کہ وہ جون 1944 کے بعد بطور وکیل جمع ہونے والی اپنی پیشہ ورانہ آمدنی کو ٹیکسوں اور خیراتی کاموں کے لیے محفوظ کر رہا تھا اور اسی کے مطابق، جب وہ فرخ نگر کیس میں اپنی پیشہ ورانہ آمدنی وصول کرتا ہے تو اس نے موصول ہونے والی رقم سے ایک خیراتی وقف بنایا۔ وقف نامہ میں واضح بیان، ایک بیان جسے ٹریبونل نے درست تسلیم کیا ہے، یہ ہے کہ ٹیکس دہندہ نے بعض شرائط وغیرہ پر وقف بنایا ہے۔ یہ کہیں بھی نہیں کہا گیا ہے کہ رقم ادا کرنے والے افراد نے ٹرسٹ بنایا یا ٹیکس دہندہ پر قانونی طور پر قابل نفاذ ذمہ داری عائد کی۔ یہاں تک کہ اپنے حلف نامے میں ٹیکس دہندہ نے کہا تھا کہ "اس بات پر اتفاق کیا گیا تھا کہ ملزم ایک خیراتی وقف کے لیے 40,000/- فراہم کرے گا جو ان کا دفاع کرنے کی صورت میں بالکل واضح اور واضح تفہیم پر بناؤں گا کہ رقم کسی بھی نجی اور ذاتی مقاصد کے لیے استعمال نہیں کی جائے گی۔" یہاں تک کہ اس حلف نامے میں بھی کوئی تجویز نہیں ہے کہ جن افراد نے رقم ادا کی تھی انہوں نے تخلیق کیا۔

(1) (1993) I, ITR. 135

ٹیکس دہندہ پر بھروسہ کریں یا کوئی ذمہ داری عائد کریں۔ ٹیکس دہندہ کی اپنی رضا کارانہ خواہش تھی کہ وہ فرخ نگر کیس میں ملزم افراد کے دفاع کرنے کے لیے اسے ادا کی جانے والی فیسوں میں سے ایک ٹرسٹ بنائے۔ ٹیکس دہندہ کی طرف سے اس طرح کی رضا کارانہ خواہش نے کوئی وقف پیدا نہیں کیا، اور نہ ہی اس نے کسی قانونی طور پر قابل نفاذ بھارگوذمہ داری کو جنم دیا۔ ان حالات میں اپیلٹ اسٹینٹ کمشنر نے صحیح طور پر نشاندہی کی کہ "اگر ملزم افراد نے خود اپیل کنندہ کی طرف سے انہیں فراہم کی گئی پیشہ ورانہ امداد کی یاد میں ایک خیراتی ٹرسٹ بنانے کا عزم کیا تھا اور اس مقصد کے لیے اسے ادا کی گئی رقم کے لیے ٹیکس دہندہ خیراتی بنایا تھا، تو شاید یہ دلیل دی جاسکتی ہے کہ ادا کی گئی

رقم شروع سے ہی خیراتی کاموں کے لیے مختص کی گئی تھی لیکن اس کا کہیں کوئی اشارہ نہیں تھا۔ ہماری رائے میں اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر کا نظریہ درست تھا۔ جب ٹیکس دہندہ کو رقم موصول ہوئی تو وہ اس کی پیشہ ورانہ آمدنی تھی، حالانکہ ٹیکس دہندہ نے پہلے اس رقم سے ایک خیراتی ٹرسٹ بنانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا جب اسے موصول ہوا تھا۔ ایک بار جب یہ فرض ہو جاتا ہے کہ رقم اس کی پیشہ ورانہ آمدنی کے طور پر موصول ہوئی تھی، تو ٹیکس دہندہ واضح طور پر اس پر ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

"ہماری رائے میں اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر کا نظریہ درست تھا۔ جب ٹیکس دہندہ کو رقم موصول ہوئی تو وہ اس کی پیشہ ورانہ آمدنی تھی، حالانکہ ٹیکس دہندہ نے پہلے اس رقم سے ایک خیراتی ٹرسٹ بنانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا جب اسے موصول ہوا تھا۔ ایک بار جب یہ فرض ہو جاتا ہے کہ رقم اس کی پیشہ ورانہ آمدنی کے طور پر موصول ہوئی تھی، تو ٹیکس دہندہ واضح طور پر اس پر ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ہماری رائے میں ہائی کورٹ کو بھیجے گئے سوال کا صحیح جواب یہ ہے جو رقم مبلغ 32,500 شخص الیہ نے حاصل کی وہ پیشہ ورانہ آمدنی باپت ٹیکس ادا کرنے کیلئے تھی۔

جواب دہندہ کے لیے اس کے فاضل وکیل نے ہمیں متعدد فیصلوں کی طرف اشارہ کیا ہے جہاں بجوئے سنگھ دودھوریا کے کیس (1) میں طے شدہ اصول کا اطلاق کیا گیا تھا، اور دعویٰ کیا ہے کہ جہاں ٹیکس دہندہ کے ہاتھ میں آمدنی بننے سے پہلے کسی غالب عنوان یا ذمہ داری کے نتیجے میں محصول سے باہر رقم مختص کی جاتی ہے، تو مختص عدالت کے فرمان، ثالثی ایوارڈ یا یہاں تک کہ کسی وصیت یا دستاویز کی دفعات کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ جس نتیجے پر ہم پہنچے ہیں اس کے پیش نظر، جن فیصلوں پر انحصار کیا گیا ہے وہ شاید ہی مدد کر سکتے ہیں اور ان پر غور کرنا غیر ضروری ہے۔ ہمارا نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت ٹیکس دہندہ پر کوئی غالب ذمہ داری عائد نہیں کی گئی تھی جب اسے 32,500/- کی رقم موصول ہوئی تھی۔

(i) (1993) i ITR. 135.

II.

اس کے مطابق، ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ سوال کا جواب اپیل گزار کے حق میں ہے، یعنی، کہ ٹیکس دہندہ کو موصول ہونے والی 32,500/- کی رقم اس کی پیشہ ورانہ آمدنی تھی جو اس کے ہاتھ میں قابل ٹیکس تھی۔ اپیل کنندہ پورے وقت اپنے اخراجات کا حقدار ہوگا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

ٹیکس دہندہ کی طرف سے موصول ہونے والی رقم پیشہ ورانہ آمدنی تھی جس پر جواب دہندہ کے لیے اس کے فاضل وکیل نے ہمیں متعدد فیصلوں کی طرف اشارہ کیا ہے جہاں بجوئے سنگھ دودھو ریا کے کیس (1) میں طے شدہ اصول کا اطلاق کیا گیا تھا، اور دعویٰ کیا ہے کہ جہاں ٹیکس دہندہ کے ہاتھ میں آمدنی بننے سے پہلے کسی غالب عنوان یا ذمہ داری کے نتیجے میں محصول سے باہر رقم مختص کی جاتی ہے، تو مختص عدالت کے فرمان، ثالثی ایوارڈ یا یہاں تک کہ کسی وصیت یا دستاویز کی دفعات کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ جس نتیجے پر ہم پہنچے ہیں اس کے پیش نظر، جن فیصلوں پر انحصار کیا گیا ہے وہ شاید ہی مدد کر سکتے ہیں اور ان پر غور کرنا غیر ضروری ہے۔ ہمارا نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت ٹیکس دہندہ پر کوئی غالب ذمہ داری عائد نہیں کی گئی تھی جب اسے 500، Rs. 32 /- کی رقم موصول ہوئی تھی۔

اس کے مطابق، ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ سوال کا جواب اپیل گزار کے حق میں ہے، یعنی، کہ ٹیکس دہندہ کو موصول ہونے والی، 32,500 /- کی رقم اس کی پیشہ ورانہ آمدنی تھی جو اس کے ہاتھ میں قابل ٹیکس تھی۔ اپیل کنندہ پورے وقت اپنے اخراجات کا حقدار ہوگا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔